سب سے بہتر۔ مفید اور ترقیات کی طرف لے جانے والی کتاب قرآن کریم ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ؍دسمبر ۱۹۷۹ء بمقام مردانہ جلسہ گاہ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾ (العلق:۱ تا ۶)

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

ان آیات کے معنی یہ ہیں۔ اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا اور جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ قرآن کو پڑھ کر سناتا رہ کیونکہ تیرا رب بڑا کریم ہے۔ وہ جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا آئندہ بھی سکھائے گا۔ اس نے انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔

اِقۡرَاۡ کے معنے عربی زبان میں دو ہیں۔ ایک لکھی ہوئی تحریر کا پڑھنا۔ ہر طالبِ علم کتابوں سے علم حاصل کرتا ہے قرآن کریم واقع میں ایک کریم کتاب، حقیقتاً ایک عظیم کتاب اور بلا شک وشبہ ایک مجید کتاب ہے اور حکیم کتاب ہے۔ اِقۡرَاۡ کے تفسیری معنی ہیں کتاب پڑھ کے علم کو حاصل کرو اور سب سے بہتر کتاب اور سب سے مفید کتاب، سب سے زیادہ ترقیات کی طرف لے جانے والی کتاب قرآن کریم ہے۔ اس لئے جس کتاب کے متعلق

خصوصاً زور دے کر کہا گیا کہ پڑھو وہ قرآن کریم ہے اور پھر قرآن کریم میں ہی سچائیوں پر مشتمل کتب ہیں وہ قرآن کریم ہی کی بالواسطہ یا بلا واسطہ تفاسیر ہی ہیں۔

دوسرے معنے ہیں سنو اور پھر اسے دہراؤ۔ جو سنا ہے اُسے دہراؤ۔ یہ علم سیکھنے کے لئے ضروری ہے کیونکہ علم سیکھنے کے لئے استاد کی ضرورت ہے۔ استاد کہتا ہے، طالب علم سنتا ہے پھر اسے دہراتا ہے۔ سنو اور دہراؤ۔ جس طرح سیکھنے کے لئے ضروری ہے اسی طرح سکھانے کے لئے بھی ضروری ہے جو سیکھو اُسے دہراؤ۔ سیکھنے کے لئے، یاد کرنے کے لئے، اسے دوسروں تک پہنچانے کے لئے بھی دہراؤ۔ یہ سارے مفہوم اقرا کے اندر آجاتے ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس رب کے نام سے جس نے پیدا بھی کیا اور جس نے تمہاری نشوونما اور ربوبیت کے سامان بھی پیدا کئے پڑھو اور دہراؤ۔ جو سنا ہے اسے دوسروں کو پہنچاؤ۔ سناؤ اسے۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ یہ خالق رب جہاں تک اس کائنات میں انسان کا تعلق ہے، اس خالق رب نے انسان کو علق سے پیدا کیا۔ قرآن کریم کی مختلف آیات میں جو انسان کی تخلیق کا ذکر ہے اس سے ہمیں پتا لگتا ہے کہ طِيْن گیلی مٹی سے انسان کو بنایا۔ اس گیلی مٹی کو مختلف مدارج میں سے گزارتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اسے ایسے ذلیل سے مائع قطرے کی شکل دی جو مادر رحم میں پڑتا اور وہاں ایک فرد واحد انسانوں میں سے اس کا وجود بننا شروع ہوجاتا ہے۔ پھر رحم مادر میں بہت سے مدارج میں سے وہ گزرتا ہے۔ پھر پیدائش کے وقت وہ انسان اپنے جسم کے لحاظ سے ایک وجود اپنی پہلی تکمیل میں ظاہر ہوتا ہے۔

عَلَق جو ہے خون کا لوتھڑا، ان ارتقائی مدارج میں سے ایک ایسا درجہ ہے جن میں سے طِيْن گیلی مٹی گزری اور انسان بنا کہ جس میں پہلے جو مدارج ہیں ان میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا ہو کے عَلَق بنا اور پھر یہ مدارج میں سے گزرتا ہوا ایک انقلابی تبدیلی پیدا ہوئی اور انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے روح پھونکی۔ اس میں روح پڑگئی اور وہ ایک جسم اپنی روح رکھنے والا پیدا ہوگیا۔

تو یہاں ہمیں یہ بتایا گیا کہ انسان کے متعلق بھی اگر علم حاصل کرنا ہے تو پہلی انقلابی

تبدیلی سے پہلے جو مدارج ہیں وہ بھی ایسے ہیں کہ جن پر تحقیق کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانات اور علامتیں جو خدائے واحد و یگانہ کی طرف لے جانے والی ہیں اس تحقیق کے اندر آپ کو ملیں گی اور جو خون کا لوتھڑا بننے کے بعد مختلف مدارج میں سے یہ خون کا لوتھڑا گزرتے ہوئے انسانی جسم پورا زندہ اور روح والا بنتا ہے ان پر آپ جب تحقیق کریں گے، اس تحقیق پر مطالعہ کریں گے، آپ دوسروں کو سکھائیں گے تو اس میں بھی بہت سی آیاتِ باری جو ہیں وہ آپ کے سامنے آ جائیں گی۔

اِقْرَاْ علم حاصل کرو۔ سیکھو کتاب سے بھی، سن کے بھی، وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ اور پھر تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ ربوبیت کرنے والا ہمارا پیارا خالق جو ہے وہ بڑا شرف رکھنے والا ہے۔ اس کے شرف کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ اپنی ذات میں بھی شرف رکھتا ہے اور جہاں بھی عزت و شرف آپ کو نظر آتا ہے وہ اسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اور یہاں یہ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ نوعِ انسانی کے علوم میں بہت زیادہ ترقی ہوئی اور انسان کی علمی ترقیات جو ہیں ان کے وسیع میدان کھولے جائیں گے اور یہ کام جیسا بعثت سے پہلے ہوتا تھا صرف اِقْرَاْ سننے کے معنے میں اور آگے سنانے کے معنے میں وہاں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کے علاوہ اس سے بڑھ کے ایک اور چیز آ جائے گی کہ قلم سے زیادہ کام لیا جائے گا اور جب قلم سے علم سکھائے گا اللہ تعالیٰ تو یہ جو قلم ہم لکھتے وقت ہاتھ میں پکڑتے ہیں، کانے کی کِلک بھی ہے پرانی طرز کی۔ نب بھی استعمال ہوئے۔ اب بال پوائنٹ بھی بن گئے۔ سِکّے کی بھی پنسلیں بن گئیں۔ وہ بھی قلم ہے۔ سرخ بھی بن گئی اور بہت ساری بڑی اچھی قلمیں بن گئیں جو عرب گھوڑے کی طرح بہت دوڑنے والی ہیں۔ یہ تو نہیں سکھاتی۔ قلم ذریعہ بنتی ہے ایک ایسی چیز کا جس نے دنیا میں علوم کا انتشار پیدا کر دیا اور وہ ایک کتاب ہے۔ قلم لکھنے کا کام کرتی ہے، قلم کچھ ظاہر کرنے کا، کچھ جو خیالات ہیں لکھنے والے کے ان کو قرطاس پر ظاہر کرنے کا کام کرتی ہے قلم۔ پھر وہ اوراق جو ہیں بڑے بلند علوم کے۔ بڑی اخلاقیات پر قرآن کریم کی تفاسیر کی گئیں اور قرآن کریم کے جو خزانے ہیں وہ تو نہ ختم ہونے والے ہیں۔ چودہ سو سال میں ہمارے بزرگ علماء، اولیاء، اللہ تعالیٰ جو معلم حقیقی ہے

اس سے سیکھا اور پھر قلم سے، زبان سے بھی پہلا جو معنی ہے اِقْرَاْ کا لیکن قلم سے بھی انہوں نے کام لیا اور کتب میں وہ علوم اسرار روحانی جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے حاصل کئے تھے لوگوں تک پہنچائے اور لکھو کھہا ایسی کتابیں دنیا میں لکھی گئیں جو انسان کی فلاح اور بہبود اور اس کے آرام اور سکون اور اس کے قلبی اطمینان اور اس کی ذہنی خلش کو دور کرنے والی اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو دکھانے والی، اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں انسان کی مدد کرنے والی تھیں۔

تو اعلان کیا گیا کہ ایک انقلابِ عظیم سیکھنے سکھانے میں بعثتِ نبوی کے ساتھ شروع ہو رہا ہے اور وہ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ خدا تعالیٰ نے اعلان کیا کہ اب میں قلم کے ذریعہ سے علم کے میدانوں میں انسان کی زندگی میں ایک انقلاب بپا کروں گا اور کتابیں لکھی جائیں گی اور کائنات کے جو حقائق ہیں، حقائقِ زندگی جو ہیں انسان کے متعلق، دوسری آیاتِ ربانی کے متعلق وہ لکھنے والا ایک جگہ پر ہوگا اور اس کے خیالات پہنچ جائیں گے۔ کتابوں کے ذریعہ ہزار ہا میل پر اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ قلم کے ساتھ ان علوم کو رائج کرنے کے زمانے کا اعلان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ یہ جو ہے یہ پرانی باتیں بھی نئے نسخوں میں، نئی کتابوں میں نئی تالیف میں لکھی جا کر دنیا میں پھیلیں گی۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ اور ہر صدی اس بات پر گواہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ اعلان عظیم جو کیا تھا کہ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ کہ انسان کو اس نے وہ علم سکھایا جسے وہ پہلے نہیں جانتا تھا حقیقتاً صحیح ہے ہر صدی میں نئے علوم نکلے روحانی بھی اور مادی بھی اور انسان ترقی کرتا ہوا اس زمانے تک پہنچ گیا جس کے متعلق یہ کہا گیا تھا۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا (الزلزال:۲،۳) کہ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ زمین اپنے چھپے ہوئے خزانوں کو باہر نکال کے پھینک رہی ہے بڑی کثرت کے ساتھ نئے سے نئے علوم جو ہیں وہ پیدا ہو رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہر ماہ ساری دنیا کے نئے جو Points معلم اور محقق جو نکالتا ہے دنیوی میدانوں میں وہ بھی ہزاروں لاکھوں ہیں اور ہر روز ہی کہیں نہ کہیں خدا تعالیٰ روحانی نشان اپنے فیضان نبوی کے نتیجہ میں ظاہر کر رہا ہے اور دنیا علم کے اس میدان میں آگے چل رہی ہے کہ جب یہ میدان آخر میں اپنی

منزل کو پہنچتا نظر آئے گا انفرادی حیثیت میں اور اجتماعی حیثیت میں تو اس وقت انسان اس حقیقت کو پالے گا کہ اللہ ہی اللہ ہے۔ مولا بس۔ خدا تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے وہ اس کائنات کی بنیاد بنتا ہے اور اسی پر تمام علوم کی عمارت تعمیر ہوئی ہے اور اسی سرچشمہ سے ہر نور نکلتا ہے۔
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور:۳۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے اور ہماری نسلوں کو بھی کہ زیادہ سے زیادہ ہم ان حقائق کو حاصل کرنے والے ہوں جو واقع میں حقائق ہیں۔ جن میں کوئی کھوٹ نہیں۔ جن میں کوئی جھوٹ نہیں۔ جن میں کوئی ملاوٹ نہیں۔ جن میں کوئی اندھیرا نہیں۔ جن میں کوئی ظلمات نہیں۔ وہ جو نور سے نکلے ہمارے اندر نور پیدا کرے اور ہمارا ملاپ کردے اس وجود کے ساتھ جو نور ہی نور ہے۔ آمین

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)